جنون و یاسیت کی بیماری

تعارف:

اس مرض کی علامات مختلف انداز سے شروع ہوتی ہیں۔ کبھی تو اُداسی اور یاسیت کی علامات اس مرض کا پیش خیمہ ہوتی ہیں اور کبھی جنون، مار پیٹ اور بے تکان گفتگو سے آغاز ہوتا ہے۔

اس قسم کے مریضوں میں دوسرے افراد کی طرح تمام تر صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض افراد تو بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں، اپنی گفتگو سے دوسروں کو قائل کرنے میں بھی دو قدم آگے ہی ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں مگر عملی طور پر کہیں ان کا وجود نہیں ہوتا۔ ایک صحت مند فرد اور جنون کے مریض میں شاید یہی نمایاں فرق ہوتا ہے۔

اس بیماری کے بارے میں لوگ مختلف قسم کے نظریات رکھتے ہیں۔ لوگوں کی اکثریت اس کو مرض ہی نہیں سمجھتی۔ اس مرض میں مبتلا حضرات دوسروں پر تنقید بہت کرتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ بہت خوش دکھائی دیتے ہیں اس لئے لوگ ان سے دوستی کر لیتے ہیں۔ ان کی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور ان کی بے باک گفتگو سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مریض جب اس جنون کی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کے کام کرنے کی صلاحیت میں بھی بے پناہ اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ وہ صبح سویرے اٹھتے ہیں اور بہت زیادہ چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں اور ان پر کسی حد تک عمل بھی کرتے ہیں۔ البتہ ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچاتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ دیکھنے میں بہت زیادہ عقل مند لگتے ہیں۔ اس وجہ سے لوگوں کی اکثریت غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہے اور انہیں بیمار نہیں سمجھتی، نتیجتاً وہ علاج سے محروم رہتے ہیں۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو انہیں بیمار تو سمجھتے ہیں لیکن ان کے نزدیک بیماری کی وجہ آسیب، تعویز گنڈے یا سفلی عمل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ علاج کے لئے بھی نام نہاد عاملوں

اور پیروں فقیروں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور پھر مزارات پر اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ مرض پُرانا ہوتا چلا جاتا ہے اور بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے پورا گھر مختلف مسائل سے دوچار ہوجاتا ہے۔

علامات :

یہ بنیادی طور پر جذبات کی بیماری ہے اس میں یا تو خوشی کے جذبات ہوتے ہیں یا اُداسی کے، یا پھر خوشی اور اُداسی دونوں قسم کے جذبات پر مشتمل ملی جلی کیفیت ہوتی ہے۔

اس بیماری کا آغاز بھی اسی انداز سے ہوتا ہے یعنی اُداسی کی صورت میں یاسیت کی تمام علامات سے آغاز ہوگا۔ جیسے رونا، گھبراہٹ، مایوسی، خودکشی کے خیالات، موت کی خواہش، لاتعلقی، بھوک کی کمی، سر درد، چکر، جسم میں درد، انجانا خوف یا موت کا خوف وغیرہ۔

اور اگر خوشی کا دور شروع ہوگا جسے ہم جنونی دور (Manic Phase) کہتے ہیں تو مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوں گی۔ بے تکان گفتگو، بے جا خوشی، ناچنا کودنا اور گانے گانا، بے مقصد خیرات، تمام دن کرائے کی ٹیکسی میں پورے شہر کی سیر و تفریح، یا پھر میلوں پیدل سفر کرنا، بے خوابی وغیرہ۔ ایسے مریض بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں، مار پیٹ کرتے ہیں اور شعر و شاعری بھی کرتے ہیں۔

تیسری صورت میں ملی جلی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی مریض میں بیک وقت اُداسی اور جنون کی ملی جلی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مریض کبھی اُداس ہوجاتا ہے اور رونے لگتا ہے اور پھر گھنٹے دو گھنٹے میں جنونی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ یعنی خوش و خرم نظر آتا ہے ہنسی مذاق کرتا ہے بعض مریضوں پر صرف یاسیت کی ہی کیفیت وقفے وقفے سے طاری ہوتی ہے اور چند مریض صرف خوشی کے دور سے ہی دوچار ہوتے ہیں یعنی ان میں صرف جنون کا دور آتا ہے اُداسی کا دور نہیں آتا۔

وجوہات :

اگرچہ اس مرض کی یقینی وجہ تو معلوم نہیں لیکن تحقیق سے جو باتیں سامنے آئی ہیں اور

جن پر محققین کی اکثریت کا اتفاق ہے وہ عوامل درج ذیل ہیں:

(i) دماغ میں کیمیائی تبدیلیاں:

یہ مرض دماغ میں کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہونے کے بعد لاحق ہوتا ہے- یعنی ایسے مریضوں کا دماغ پیدائشی طور پر کسی نہ کسی طرح متاثر ہوتا ہے اور پھر حالات کے ساتھ ساتھ جب قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے تو پھر بیماری ظاہر ہو جاتی ہے اور چونکہ اس کا علاج دواؤں سے کرتے ہیں اور اس سے فائدہ بھی پہنچتا ہے اس لئے یہ وجہ بہت معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ کیمیائی تبدیلیوں کو کیمیائی اجزا کے ذریعے پورا کرنے کے بعد ہی مریض کو اس مرض سے نجات ملتی ہے-

(ii) الجھنیں اور مسائل:

انسانی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات اور حادثات کا بھی دماغ پر براہ راست اثر ہوتا ہے- زندگی کے نشیب و فراز اور غمناک واقعات انسانی دماغ کو بہت زیادہ متاثر کرتے ہیں اور بیماری میں اضافے کا باعث ہو سکتے ہیں- چونکہ بیماری کے دوران انسان کی تمام صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں جن کے باعث وہ اپنے مسائل سے نبرد آزما ہونے سے قاصر ہوتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ یہی سارے مسائل اس کے لئے مزید مشکلات پیدا کرتے ہیں جس سے پورا گھر لپیٹ میں آ جاتا ہے-

زیادہ مسائل تو اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب خواتین اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں- ان خواتین کی اکثریت ضرورت سے زیادہ سنگھار کرتی ہے اور گھر سے بلاوجہ باہر نکل جاتی ہیں- بازاروں میں بلاضرورت خریداری کرتی ہیں اور ہر ایک سے ہنس کر باتیں کرتی ہیں- جنسی خواہشات میں اضافہ ہو جاتا ہے- اس لئے شوہر والدین اور دوسرے بہن بھائی غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کے کردار پر شک کرنے لگتے ہیں- اس وجہ سے طرح طرح کی بے جا پابندیاں عائد کر دیتے ہیں- بعض اوقات تو نوبت طلاق تک آ جاتی ہے جس سے پورے خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے-

(iii) موروثی اثرات:

ویسے تو کوئی بھی فرد اس بیماری میں مبتلا ہوسکتا ہے لیکن اگر کسی کے خاندان میں دور یا قریبی عزیزوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے تو اس فرد کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں خاص طور پر اگر والدین اور بہن بھائی اس مرض میں مبتلا ہوں تو آئندہ آنے والی نسلوں کے اس میں مبتلا ہونے کے امکانات دو چند ہو جاتے ہیں۔

(iv) شخصیت:

گھریلو تربیت اور ماحول کا اثر بھی انسانی دماغ کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر بچپن سے آزادانہ ماحول نصیب نہ ہو اور بلاوجہ سختی روا رکھی جائے تو یہ بات بھی دماغ کو متاثر کرتی ہے۔

علاج :

(i) اس مرض کا فوری طور پر علاج کرانا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کئی زندگیاں اس کی لپیٹ میں آ کر تباہ ہو جاتی ہیں۔ ازدواجی تعلقات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ روزگار ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک فرد کی بیماری پورے خاندان کے لئے مسائل کا پیش خیمہ ہو جاتی ہے۔ اگر اس بیماری کے علاج پر شروع سے توجہ دی جائے تو صحت یابی کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔ لیکن اگر علاج دیر سے کیا جائے تو مرض پرانا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے علاج کے لئے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے اور پوری طرح صحت یابی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

علاج کے سلسلے میں یہ بات جان لینا ضروری ہے کہ یہ ایک ذہنی بیماری ہے اور اس کا علاج ذہنی ماہرین ہی کر سکتے ہیں۔

(ii) ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر مریض علاج کے ابتدائی دنوں میں صحت یاب نہ ہو تو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ فائدہ کا انحصار دراصل مرض کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ اس مرض میں ادویات کا مکمل اثر ایک سے چار ہفتہ کے دوران شروع ہوتا ہے اور فائدہ اسی صورت میں

سامنے آتا ہے جب دوا کی مناسب مقدار خون میں شامل ہو جاتی ہے-اس لئے بہتر یہ ہوتا ہے کہ علاج کے ساتھ ساتھ معالج کی تمام ہدایات اور مشوروں پر مکمل اعتماد اور پابندی سے عمل کیا جائے-

(iii) بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ جنون کی علامات ناپید ہو جاتی ہیں اور صرف اُداسی اور یاسیت کی علامات باقی رہ جاتی ہیں یا پھر اُداسی کی علامات ختم ہو کر جنون کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے- دونوں صورتوں میں کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مریض صحت یاب ہو گیا ہے- اس تصور کو ذہن میں رکھ کر وہ علاج بھی بند کر دیتے ہیں- حالانکہ دونوں ہی قسم کی علامات بیماری کی علامات ہیں اور دونوں صورتوں میں علاج کرنا اشد ضروری ہے-صحت یابی کی علامت تو یہ ہے کہ نہ تو جنون کی علامات باقی رہیں اور نہ ہی یاسیت کی- اس کے بعد بھی ایک لمبی مدت تک ادویات دینی پڑتی ہیں ورنہ بیماری کے واپس آنے کا خطرہ ہوتا ہے-

(iv) جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ لوگوں کی اکثریت اس بیماری کے بارے میں صحیح شعور نہیں رکھتی ہے اس لئے مریض معالج تک نہیں پہنچ پاتے ہیں- ایک تو مریض خود علاج کرانے سے انکار کر دیتے ہیں اور پھر گھر والے بھی اس بات کو اہمیت نہیں دیتے- اس مرض کی تشخیص کے لئے ضروری ہے کہ مریض کے حالات زندگی معلوم کئے جائیں- خود مریض سے بھی اور اس کے اہل خانہ سے بھی- اس طرح تمام معلومات یکجا کرنے کے بعد ہی مرض کی تشخیص ممکن ہوتی ہے-مگر رشتہ دار بالعموم ڈاکٹر کو حالات زندگی سے آگاہ نہیں کرتے حالانکہ تمام حالات زندگی کا بتانا بہت ضروری ہے ورنہ تشخیص نہیں ہوگی اور نہ ہی صحیح علاج ممکن ہو سکے گا-

عام مرض میں مریض کی کیفیت ایک جیسی رہتی ہے جب کہ اس مرض میں مختلف قسم کے ادوار آتے ہیں- یعنی کبھی خوشی اور جنون کا دور اور کبھی یاسیت اور اُداسی کا دور یہی وہ اسباب ہیں جن سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے- حالانکہ دونوں صورتیں ہی بیماری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں-

اس بیماری کا علاج بنیادی طور پر ادویات سے ہوتا ہے جو گولیوں اور انجکشن کی صورت میں ہوتی ہیں۔

(v) علاج کے ابتدائی دنوں میں پیدا ہونے والی مشکلات

جنون کے مرض کے علاج کے دوران بعض مریضوں میں کچھ نئی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس سے مریض اور ان کے رشتہ دار گھبرا کر علاج ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے مزید پریشانیاں جنم لیتی ہیں۔

(vi) علامات جو علاج کے شروع میں پیدا ہو سکتی ہیں

منہ کی خشکی، ہاتھ پیروں میں کپکپاہٹ اور جسم میں تناؤ، زبان کی لکنت، گردن ٹیڑھی ہونا، آنکھوں کی پتلیوں کا اوپر کی طرف چڑھنا، منہ سے رال بہنا عورتوں میں ماہواری کی بے قاعدگی، مردوں میں انزال کی دشواری، یادداشت کی کمزوری وغیرہ۔

ضروری نہیں کہ یہ تمام شکایات بیک وقت اور تمام مریضوں میں پیدا ہوں۔ کوئی بھی مریض اس کیفیت سے دوچار ہو سکتا ہے۔ اگر معالج سے رجوع کیا جائے تو ان شکایات کا سدِ باب کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

(vii) ادویات

خوش قسمتی سے ان دنوں اس مرض کے علاج کے لئے انتہائی موثر ادویات دریافت ہو چکی ہیں۔ ان ادویات کا اثر ایک ہفتہ سے چار ہفتہ کے دوران اس وقت شروع ہوتا ہے جب خون میں دوا کی مناسب مقدار جمع ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اگر ایک دوا سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو دوسری دوا تجویز کی جاتی ہے۔ اس طرح معالج مریض کے لئے موثر ترین دوا کا انتخاب کرتا ہے۔

یہ جان لینا ضروری ہے کہ معالج کی تجویز کردہ ادویات کا باقاعدگی سے استعمال بہت ضروری ہے۔ ورنہ اس سلسلے میں ذرا سی لاپروائی سے مرض پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مرض سے پوری طرح نجات مل جانے کے بعد بھی معالج کی

ہدایت پر ادویات کا استعمال جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے مشورہ اور معائنہ بھی کراتے رہنا چاہیے- اس طرح مرض کے لوٹ آنے کا خدشہ نہیں رہتا- کیونکہ مرض ٹھیک ہونے کے بعد بھی ماہرین کی رائے کے مطابق کئی سال تک دوا استعمال کرنا ضروری ہے-

ہر چند کہ جنون و یاسیت (Manic Depressive) کی ادویات دیگر ادویات کے ساتھ استعمال کرنے میں کسی تکلیف کا احتمال نہیں ہے- تاہم مریض کو چاہیے کہ جب بھی کسی دوسرے عارضے کے لئے کسی نئے معالج کے پاس جائے تو اس معالج کو ان ادویات کے بارے میں ضرور آگاہ کردے جو وہ پہلے سے استعمال کر رہا ہو-

(Viii) لیتھیم (Lithium)

یہ ایک ایسی دوا ہے جس کا علیحدہ ذکر ضروری ہے- دراصل یہ موجودہ دور کی وہ دوا ہے جس نے دماغی امراض کے علاج میں ایک انقلاب برپا کیا ہے- خاص طور پر جنون و یاسیت (Manic Depressive) کے مرض میں اس دوا کا استعمال لازمی بن گیا ہے- اس دوا کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے بلکہ مرض کے دوبارہ لوٹنے کے امکانات بہت کم رہ جاتے ہیں اور اس دوا کے استعمال سے مریض بے جا خوشی یا بے جا غم کی کیفیت سے دوچار نہیں ہوتا- بلکہ اس کے جذبات اور خیالات میں ایسی استقامت پیدا ہوتی ہے جو روزمرہ زندگی گزارنے کے لئے ایک انسان کو درکار ہوتی ہے- اس کے استعمال سے مریض کا غصہ ختم ہوجاتا ہے مگر اس کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے- اس دوا کی ایک خاص مقدار کی خون میں ضرورت ہوتی ہے- اگر وہ مقدار کم ہوجائے تو دوا بے اثر ہوجاتی ہے- اور اگر زیادہ ہوجائے تو نقصان کا احتمال ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ معالج کی بتائی ہوئی مقدار کے مطابق دوا استعمال کی جائے- لیتھیم کی دوا پاکستان میں عموماً مندرجہ ذیل ناموں سے ملتی ہے-

پرائڈل (Priadel) یا کیمکولٹ (Camcolit) یا نیورولتھ (Neurolith)

لیتھئیم کے خراب اثرات :

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر دوا کے جہاں بے شمار فوائد ہوتے ہیں وہاں کچھ نقصانات کا بھی اندیشہ ہوتا ہے- لیکن یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب مریض معالج کے مشورہ پر پوری طرح عمل پیرا نہ ہو- ایک اچھے معالج کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اسے دوا کے اچھے یا بُرے اثرات کا بخوبی علم ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں ان خراب اثرات پر قابو پالیتا ہے- چونکہ لیتھئیم ایک ایسی دوا ہے جس کے اچھے اور بُرے دونوں اثرات نمایاں ہیں- اس لئے یہاں پر خراب اثرات کا خصوصی طور پر ذکر ضروری ہے- یہ خراب اثرات عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں، یعنی ایک تو معمولی نوعیت کے اور دوسرے شدید نوعیت کے-

معمولی :

تھوڑی سی کپکپاہٹ، کھانا دیکھ کر متلی یا ویسے ہی متلی کی شکایت، دستوں کی شکایت

شدید :

پورے جسم میں شدید نوعیت کا لرزہ یا رعشہ، قے اور دست، نیم بے ہوشی یا بہت زیادہ غنودگی-

شدید علامات کے ظاہر ہوتے ہی آپ فوراً دوا بند کر دیں اور اپنے معالج سے رابطہ قائم کریں- کیونکہ صرف دوا بند کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان علامات کا مداوا کرنے کیلئے معالج کے مشورہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے تا کہ بروقت صحیح علاج ہو سکے-

لیتھئیم اور خوراک :

لیتھئیم کے ساتھ ساتھ خوراک کا بھی پورا خیال رکھنا چاہیے- کھانا بروقت کھانا چاہیے اور کسی وجہ سے بھی کھانے کی مقدار میں کمی نہیں کرنی چاہیے-

لیتھئیم اور دیگر ادویات :

لیتھئیم کے ساتھ معالج کے مشورہ کے مطابق دیگر ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں- لیکن پیشاب آور ادویات استعمال کرنے سے نقصان کا احتمال ہے-

خون کا معائنہ :

لیتھیم کے استعمال کے دوران مناسب وقفوں سے خون کا معائنہ کرانا بھی ضروری ہے تاکہ خون میں دوا کی مقدار کا جائزہ لیا جاسکے اور اس کے مطابق دوا میں کمی بیشی کی جاسکے۔ خون کا یہ معائنہ ایک ماہ میں ایک بار کرانا ضروری ہے۔ جب کہ شروع کے ایام میں ہفتہ میں ایک یا دو بار کرانا ضروری ہے۔

معلومات اور مشاورت (Counselling)

ایک معالج کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اس مرض کے بارے میں آپ کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کریں۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قدر مریض اور ان کے اہل خانہ کو اس مرض کے بارے میں علم ہوگا اسی قدر علاج اور مریض کی دیکھ بھال کا کام آسان ہوجائے گا۔ مریض کو صرف ادویات دے دینا اور محض معلومات فراہم کردینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ مریض اور اس کے اہل خانہ کو ایسے ہمدرد قابل اعتماد اور باصلاحیت نفسیاتی معالج کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے مسائل کا جائزہ لے کر مسائل کے حل میں صحیح رہنمائی کرسکے تاکہ مریض کے ذہن پر مسائل کا بوجھ نہ پڑے اور اس کی زندگی معمول کے مطابق بہتر طور پر بسر ہوسکے۔

مشینی علاج (Electro Convulsive Therapy)

مشینی علاج اس بیماری میں انتہائی موثر ثابت ہوا ہے اکثر لوگوں کے ذہن میں اس طریقہ علاج کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ کچھ تو اُسے آخری علاج تصور کرتے ہیں اور کچھ اُسے نقصان دہ تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ نہ ہی یہ آخری علاج ہے اور نہ ہی یہ نقصان دہ۔ کیونکہ طب میں کوئی علاج آخری نہیں ہوتا بلکہ معالج بہتر سے بہتر طریقہ علاج آزمانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ غلط فہمی تو نیم حکیموں کی پیدا کردہ ہیں یا پھر اپنے ذہن کی اختراع، ورنہ دُنیا کے تمام ماہرین دماغی امراض اس کی افادیت پر متفق ہیں۔

هسپتال میں داخل کرانے کی ضرورت

جنون کے مریضوں کو عام طور پر داخل کر کے علاج کرنا پڑتا ہے- کیونکہ ایسے مریض اکثر اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتے اور اس وجہ سے علاج کے لئے بھی آمادہ نہیں ہوتے- اس لئے ایسے مریضوں کو دوائیں کھلانا اور ہسپتال میں لانا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتا ہے اور پھر بعض اوقات ایسے مریض تشدد پر بھی اُتر آتے ہیں-- جس سے اس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یا گھر کے کسی فرد کو کوئی نقصان نہ پہنچا بیٹھیں- اس لئے انہیں ہسپتال میں داخل کرانا ناگزیر ہو جاتا ہے-

ہسپتال کا تربیت یافتہ عملہ ان کی مناسب دیکھ بھال کرتا ہے- وقت پر دوائیں دیتا ہے اور ان کی خوراک کا بھی خیال رکھتا ہے اگر مریض دوا کھانے سے انکار کریں تو انجکشن کی صورت میں ادویات جسم میں پہنچائی جاتی ہیں-

چونکہ ایک فرد کی بیماری سے پورا گھر متاثر ہوتا ہے دوسرے لوگوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں ہر شخص عدم تحفظ کا شکار رہتا ہے- داخل کرنے سے ان مسائل سے بھی نجات ملتی ہے-

ہسپتال میں داخل کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس طرح مریض تمام وقت معالج کی زیرِ نگرانی رہتا ہے جس سے مریض کی پوری شخصیت کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اس طرح علاج کے ساتھ ساتھ روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل پر بھی گفتگو کی جاتی ہے تاکہ آنے والے وقت کے لئے بہتر سے بہتر منصوبہ بندی کی جا سکے اور آئندہ مریض پُرسکون زندگی گزار سکے- اس دوران عزیز و اقارب سے بھی مشاورت کی جاتی ہے اور انہیں مریض کے بارے میں صحیح رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے-

ہسپتال میں علاج کے دوران مریض عام طور پر گھر جانے کے لئے ضد کرتے ہیں- یہ ایک فطری بات ہے کیونکہ ہسپتال کا ماحول سیر و تفریح کے لئے موزوں نہیں ہوتا اور پھر ایسے لوگ ایک جگہ رہنے کے عادی بھی نہیں ہوتے- اس وجہ سے گھر والوں کو گھر لے

جانے کے لئے مجبور کرتے ہیں- ایسے وقت میں ان کا غلط فیصلہ علاج میں رکاوٹ بن سکتا ہے- انہیں یہ باتیں برداشت کرنی چاہئیں تا کہ علاج ممکن ہو سکے- کیونکہ سب کچھ دراصل مریض کی بہتری کے لئے ہی کیا جاتا ہے-

مدت علاج :

یوں تو علاج کی مدت کا انحصار بڑی حد تک مرض کی شدت پر ہی ہوتا ہے- لیکن عام طور پر جنون کے مریض کو تین چار ہفتوں تک ہسپتال میں رہنے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ بیماری کی شدت پر قابو پایا جا سکے- اس کے بعد مریض اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ علاج کے لئے گھر سے بھی مشورہ کے لئے ہسپتال آ سکے اور معالج سے پوری طرح تعاون کرنے لگے- علاج کا یہ سلسلہ عام طور پر ایک سے دو سال تک جاری رہتا ہے باقی ادویات تو رفتہ رفتہ بند کر دی جاتی ہیں لیکن لیتھیم کا استعمال جاری رہتا ہے- مریض کی کیفیت کے مطابق اس کے بند کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے-

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس علاج سے کیا فائدہ جس میں لمبے عرصہ تک ادویات استعمال کرنا پڑیں- ایسے حضرات کو دوسرے امراض کا بھی جائزہ لینا چاہیے مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس میں تمام عمر ادویات استعمال کرنا پڑتی ہیں- پھر یہی نعمت کیا کم ہے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے اگر خدانخواستہ کسی کو ایسا موذی مرض لاحق ہو جائے جس کا کوئی علاج ممکن ہی نہ ہو جیسے سرطان یا اس قسم کا کوئی دوسرا مرض، تو انسان اس بے بسی کے عالم میں کیا کر سکتا ہے- اگر چند گولیاں استعمال کرنے سے انسان زندگی کے معمولات انجام دینے لگے تو اسے احسان خداوندی سمجھنا چاہیے-

بیماری کے لوٹ آنے کی علامات :

جنون و یاسیت کی بیماری لوٹ آنے میں اگر یاسیت کی علامات نمایاں ہوں تو اس میں رونا، بے خوابی، عدم دلچسپی، بھوک کی کمی، مایوسی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور اگر جنون کی کیفیت طاری ہونے والی ہو تو طبیعت میں تیزی آنا شروع ہو جاتی ہے، باتیں بھی زیادہ کرنے لگتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ خوش دکھائی دیتے ہیں- اس لئے دونوں قسم کی

کیفیت کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے اور دونوں صورتوں میں فوری طور پر معالج سے رجوع کرنا چاہیے تاکہ مرض پر بروقت قابو پایا جاسکے۔

صحت یابی کے بعد احتیاطی تدابیر :

(1) ادویات میں باقاعدگی:

ادویات باقاعدگی سے استعمال کریں اپنی طرف سے کمی بیشی نقصان دہ ہوسکتی ہے۔ اگر بغیر مشورہ کے ادویات بند کردی جائیں تو بیماری دوبارہ لوٹ سکتی ہے۔

(2) معالج سے رابطہ:

معالج سے مشورہ اور رابطہ بہت ضروری ہے جب بھی مشورہ کے لئے بلایا جائے ضرور تشریف لائیں۔ اگر کسی وجہ سے مقررہ وقت پر تشریف نہ لاسکیں تو اس سے اگلے روز ضرور تشریف لائیں۔

اگر مریض ہسپتال آنے کے لئے رضامند نہ ہو تو ایسی صورت میں گھر کا کوئی فرد آ کر معالج سے مشورہ کرے تاکہ اس کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔

(3) نشہ آور ادویات سے پرہیز:

چرس، ہیروئن، خواب آور ادویات اور دیگر نشہ آور ادویات کے استعمال سے مکمل طور پر اجتناب کریں کیونکہ ایسا کرنے سے بھی بیماری دوبارہ لوٹ سکتی ہے۔

(4) زندگی کے معمولات میں باقاعدگی:

روزمرہ کے کام کاج میں باقاعدگی ہونی چاہیے اوقات کار میں بھی غیر معمولی تبدیلی سے گریز کریں۔ رات کو کم از کم چھ گھنٹے نیند ضرور پوری کرنی چاہیے۔

جنون اور شادی

لوگوں کی اکثریت کا خیال ہے کہ اگر مریض کی شادی کر دی جائے تو مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے بہت سے لوگ علاج کرانے کے بجائے فوراً شادی کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں اور مرض بھی بعض اوقات شدت اختیار

کر جاتا ہے حالانکہ مقدم چیز علاج ہے۔ شادی بھی ایک ضرورت ہے مگر جب مرض ٹھیک ہو جائے اور معالج مشورہ دے تب شادی کرنی چاہیے۔ دراصل اس مرض میں مبتلا افراد خود بھی شادی کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور ان پر جنسی جنون غالب آ جاتا ہے اس وجہ سے لوگ غلط فہمی کا شکار ہو کر شادی کر دیتے ہیں۔

شادی کرنے سے پہلے ایک بات کا خاص خیال کیا جائے۔ اگر مرض کے بارے میں شریک حیات اور ان کے لواحقین کو پہلے سے بتا دیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ اس سے آئندہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور بعد میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے جس کے باعث لوگ علاج کرانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شادی انسانی ضرورت تو ہے مگر کسی بیماری کا علاج ہرگز نہیں ہے۔

اس بیماری کے چند مریض :

(1) رشید

رشید کی عمر تیئیس سال ہے۔ بی کام سال دوئم کے طالب علم ہیں رشید کی والدہ نے بتایا کہ جب دسویں جماعت میں تھے تو محلے کی کسی لڑکی سے شادی کی خواہش ظاہر کی، والدہ نے منع کیا وہاں بہت جاتے تھے رات کو تین بجے اس لڑکی سے ملنے چلے جاتے تھے۔ کچھ عرصے بعد از خود اس لڑکی کا خیال محو ہو گیا۔

چند ماہ قبل پھر اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا ایک دوسری لڑکی کے لئے والدہ سے کہا۔ والدہ نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ ابھی یہ سب قبل از وقت ہے۔ اس بات سے بہت افسردہ ہو گئے۔ بہت کم بات کرتے تھے ایک ماہ یہی کیفیت رہی اس کے بعد شراب اور چرس کا نشہ شروع کر دیا آوارہ لڑکوں کے ساتھ دوستی کر لی اور بڑی بڑی باتیں کرنے لگے کہ مجھے شیرٹن ہوٹل جانا ہے۔ فلاں گاڑی لا کر دو۔ بڑی بہن کی دیورانی کے پیچھے پڑ گئے کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق لے میں اس سے شادی کروں گا۔ مجھے دو تین ہزار دو میں اسے لے کر ہوٹل میں ٹھہروں گا۔ مجھے فوراً گاڑی منگوا کر دیں۔ نت نئے مطالبے کرتے ہیں۔ اگر مطالبہ پورا نہ ہو

تو اپنا سر دیوار سے ٹکراتے ہیں- ایک منٹ گھر میں نہیں بیٹھتے- گھر سے باہر جاتے ہیں تو ٹیکسی میں سفر کرتے ہیں یا پھر مرسڈیز کار والوں سے لفٹ لے کر سفر کرتے ہیں باتیں زیادہ کرتے ہیں- گانے گاتے ہیں اور اونچی آواز میں گانے سنتے ہیں بچپن سے ہی بہت ضدی ہیں گھومنے پھرنے اور اعلیٰ کپڑوں کا شوق ہمیشہ رہا ہے- پیسے بھی بہت خرچ کرتے ہیں کہتے ہیں مجھے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کا مشترکہ صدر ہونا چاہیے-

(2) رضیہ

رضیہ نے بتایا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے میں انگریز ہوں میری پیدائش امریکہ کی ہے- اپنے والد کا ذکر کر کے کہنے لگیں کہ مستری فیروز نے مجھے بیٹی بنا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے میں سائنس دان ہوں، پیدائشی انگریز ہوں، میری زبان انگریزی ہے- میں ڈاکٹر ہوں، نفسیاتی ڈاکٹر ہوں-

بہن نے بتایا کہ پانچ برس سے بیمار ہیں ابتداء میں گھبراہٹ اور بے چینی رہتی تھی، مستقل ٹہلتی تھیں ایک جگہ سکون سے نہیں بیٹھتی تھیں- جب بیماری کا آغاز ہوا تو ان دنوں یہ تدریس کی تربیت حاصل کر رہی تھیں لیکن چونکہ ابتداء میں کیفیت زیادہ شدید نہیں تھی اس لئے تربیت کامیابی سے مکمل کر کے ایک اسکول میں ملازمت کر لی- لیکن ملازمت میں دل نہیں لگتا تھا- بیزار اور اُداس رہنے لگیں نیند ٹھیک نہیں آتی تھی- بھوک بھی نہیں لگتی تھی- ایک ہسپتال سے علاج کروایا چھ ماہ دوا استعمال کی بالکل ٹھیک ہو گئیں اور بصد اصرار دوا ترک کر دی دوا ترک کرنے کے بعد بھی کافی عرصے ٹھیک رہیں- لیکن پھر بیماری کی علامات شروع ہو گئیں- اسکول میں جہاں ملازمت کرتی ہیں وقفہ میں بغیر کسی اطلاع یا اجازت کے گھر آنے لگیں- بچّوں سے بھی رویہ خراب ہو گیا اور تدریس پر توجہ نہیں دیتی تھیں- چھ ماہ سے یہ حال ہے کہ اپنے بہن بھائیوں کو بہن بھائی تسلیم نہیں کرتیں- والدین کے لئے کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھے اغوا کیا ہے- دفتر میں سپروائزر کی کرسی پر بیٹھ جاتی ہیں کہ میں سپروائزر

ہوں-ضد بہت کرتی ہیں روزانہ نہاتی ہیں اور پیسے بہت طلب کرتی ہیں اور تمام خرچ کر دیتی ہیں-بلاضرورت خریداری کرتی ہیں-آئسکریم، ٹھنڈے مشروبات اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء زیادہ خریدتی ہیں اپنے آپ کو انگریز کہتی ہیں-عید اور دیگر اسلامی تہوار نہیں مناتی ہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں-نیند کم آتی ہے-صبح سویرے جاگ جاتی ہیں اور غسل کرتی ہیں گھر سے بے مقصد نکل جاتی ہیں اور کچھ دیر بعد آ کر کہتی ہیں کہ میرا دل گھبرا رہا تھا اس لئے سیر کر کے آئی ہوں-ایک مرتبہ ٹیکسی میں آدھ گھنٹے تک بلامقصد گھومتی رہیں-

رضیہ کی والدہ اور بھائی بھی ذہنی مریض ہیں-رضیہ کی عمر چوبیس برس ہے غیر شادی شدہ ہیں اور ایک مقامی اسکول میں ملازمت کرتی ہیں-والد کا انتقال تپ دق(T.B) کے عارضے میں سولہ برس قبل ہو چکا ہے-کنبے کی کفالت ان کی ایک بہن کرتی ہیں جو ایک اسکول میں مدرس ہیں-گھر میں والدہ اور بھائی بہنوں کے ساتھ رہتی ہیں-

(3) شاہدہ

انیس سالہ شاہدہ کی والدہ نے بتایا کہ تین برس قبل اچانک راتوں کو جاگنا شروع کر دیا اور خوف کا اظہار کرنے لگیں-گزشتہ تین برس میں تین مرتبہ ذہنی بیماری کی علامات پیدا ہوئیں اور پھر پوری طرح ٹھیک ہو گئیں-بیماری کی کیفیت میں روتی ہیں اور بلاوجہ ہنستی ہیں لوگوں کا گھر میں آنا پسند نہیں کرتی ہیں، دشمنی کا شک کرتی ہیں-غصہ کرتی ہیں اور والدین سے جھگڑتی ہیں-گانے بہت سنتی ہیں اور کھانا بار بار اور تھوڑا تھوڑا کھاتی رہتی ہیں-باتیں زیادہ کرتی ہیں-بہت زیادہ اُداس نظر آتی ہیں-کام کرتی ہیں تو بہت کام کرتی ہیں ورنہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں سہلیاں بنانے کا بہت شوق ہے، سیر و تفریح اور اچھے لباس پہننے کا بہت شوق ہے-والدہ اگر کسی بات کے لئے منع کریں تو خودکشی کی دھمکی دیتی ہیں کہ خود کو کرنٹ لگا کر جان ختم کرلوں گی-ویسے بھی موت کی خواہش کرتی ہیں-

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆